
فتاویٰ
میلاد شریف
از
حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
مع
طریقہ میلاد شریف
از
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا
شاہ محمد اشرف علی تھانوی
ادارہ اسلامیات

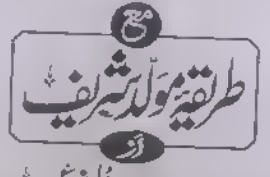
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبی ﷺ کل بدعة ضلالة

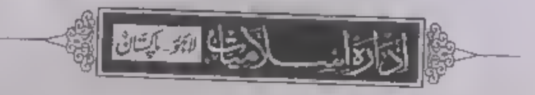


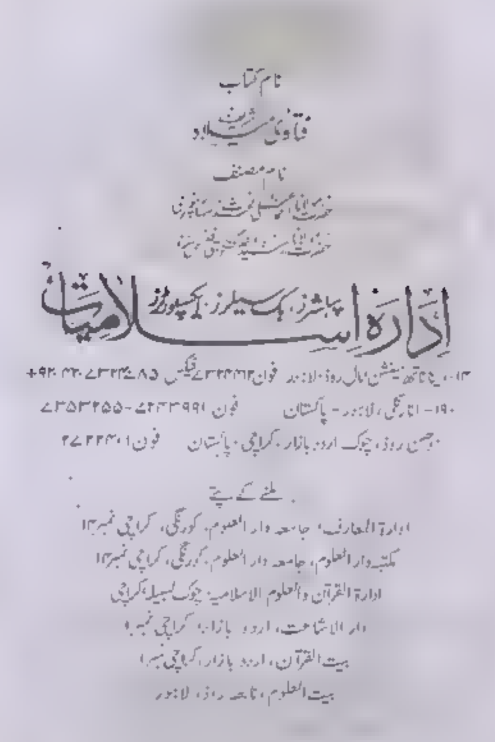
از افاضات

رئیس المحدثین حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ و قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ



حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ





نام کتاب

فتاویٰ رشیدیہ مبوب

نام مصنف

[illegible]

حضرت امام ربانی رشید احمد گنگوہیؒ

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۳- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۷۳۲۴۴۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور - پاکستان فون ۷۲۲۳۹۹۱-۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی، پاکستان فون ۷۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فتاویٰ میلاد شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال :۔ مجلس مولود شریف کی کس طریق سے جائز ہے اور کس صورت میں ناجائز ہے بدوں رعایت اور بلا ریا کے بیان کرنا چاہیئے۔

جواب ۔ ذکر کرنا پیدائش شریف ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الف الف تحیۃ وسلام کا جو صحیح صحیح روایتوں کے ساتھ ایسے وقتوں میں کہ وظائف واجبہ سے خالی ہوں اور ایسی کیفیتوں کے ساتھ کہ جو خلاف طریقہ صحابہ اور اہل قرون ثلثہ کے نہ ہوں اور ایسے عقیدوں کے ساتھ جس میں شرک و بدعت کے وہم کو گنجائش نہ ہو، اور ایسے آداب کے ساتھ کہ جو مخالف خصلت و شریعت صحابہ رضی اللہ عنہم کے نہ ہوں تاکہ مصداق ما انا علیہ واصحابی سے باہر نہ ہو جائے اور ایسی مجلس اور محفل میں ہو کہ جو منکرات شرعیہ سے خالی ہو ایسا ذکر باعث خیر اور موجب برکت کا ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص سے ہو اور عقیدہ میں وہ منجملہ اور اذکار حسنہ مندوبہ کے کہ جو کسی وقت خاص کے ساتھ مقید نہیں ہیں شمار کیا جاوے پس ہم کسی کو اہل اسلام میں سے نہیں جانتا کہ ایسے ذکر کو غیر مشروع یا بدعت جانے ؛ اور اللہ تعالیٰ تو سب سے بڑا خبردار ہے ؛ ہاں بعض اوقات التزام بعض امر مستحب کا ایسا کیا جاتا

ہے کہ از روئے عمل مثل واجب کے معلوم ہونے لگتا ہے اور باوجود اس کے اگر اعتقاد اس کے وجوب کا فاعل کو نہ ہو تو اس کے حق میں وہ بدعت نہ ہوگا لیکن جبکہ یہی امر مستحب بوجہ اصرار اور تکرار بار بار کے ذہن اور اعتقاد میں باعث لزوم اور وجوب کا ہو جاوے اور عوام اس کو واجب جاننے لگیں تو اس وقت ایسے امر مستحب کا چھوڑ دینا خود مستحب ہو جاتا ہے، چہ جائیکہ اکثر عوام اور بعض علماء کہ جو دنیا کے علوم میں مصروف ہیں اور حقیقت سنت اور بدعت سے پورا بہرہ اور حصہ نہیں رکھتے ہیں وہ تو مستحب کو مثل واجب اور فرض کے عمل میں لاتے ہیں بلکہ اُس کے چھوڑنے والے کو اپنے اعتقاد میں نماز کی جماعت چھوڑنے والے سے بھی زیادہ بُرا سمجھتے ہیں اور آگے پیچھے اس کو ملوم و مذموم شرعی جانتے ہیں ایسے وقت میں لازم ہے کہ اس مستحب کو چھوڑنے کے بجائے اس کے کسی دُوسرے مستحب وظیفہ اور عمل طرف کہ جو اعمال شرعیہ مندوبہ میں سے مثل درود و سلام کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مثل سبحان اللہ کہنے اور خدا تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کے اور سوائے اس کے جو نوافل روزہ نماز میں سے ہو تنہائی میں مشغول ہووے چنانچہ روایت کی ہے بخاری اور مسلم وغیرہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو بڑے صحابہ جلیل الشان میں سے ہیں اور حضر اور سفر

میں ملازم صحبت اور خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہے ہیں
اور پیشواؤں فراد صحابہ کبار ہیں اور جن کے قول وفعل سے استدلال مذہب
حنفیہ میں بہت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ کہیں ایسا کام نہ کر بیٹھو کر
تمہاری نماز میں سے کچھ حصہ شیطان کے واسطے ہو جائے کہ بس داہنی ہی
طرف کے مڑنے کو اپنے اوپر لازم ضروری سمجھ لو ایسا کام نہ کیجو اس واسطے
کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں طرف بھی مڑتے
ہوئے بہت دیکھا ہے اتفاق ہے اس حدیث پر مسلم اور بخاری کا لایا
ہے اس کو صاحب مشکوٰۃ بیچ باب دعا کے تشہد کے بیان میں کہا صاحب
مجمع البحار نے صفحہ ۲۴۴ میں کہ نکل آئی اس حدیث سے یہ بات کہ بیشک
امر مستحب مکروہ ہو جاتا ہے جس وقت خوف ہو اپنے رتبہ سے نکل جائیگا
طیبی شارح مشکوٰۃ حدیث مذکور کے شرح میں بیان فرماتے ہیں کہ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر مندوب و مستحب پر ایسا اصرار کرے
کہ اس کو واجب اور لازم کر لے اور کبھی جوازہ اور رخصت پر عمل نہ کرے
تو بے شک ایسے شخص کو شیطان نے گمراہ کیا پس جو شخص خود بدعت
یا خلاف شرع پر اصرار کرے گا اُس کا تو کیا ٹھکانہ ہوگا ختم ہوا کلام طیبی
کا یعنی فعل مستحب کو واجب جاننا بدعت سیئہ ہے اور اگر مستحب کے
بجا لانے سے عوام الناس اپنے عقیدوں میں واجب سمجھنے لگیں تو

تو چھوڑنا اس کا مستحب ہے اور یہ سب جبھی ہے کہ کوئی قید غیر مشروعہ یعنی ایسی قید کہ شارع کی طرف سے مقید اس کے ساتھ نہ ہو زیادہ نہ کی جاوے اور اگر زیادہ کی جاوے گی یعنی مطلق کو مقید یا مقید کو مطلق کریں یا کوئی چیز حد شرعی پر کہ ثابت نہیں ہوتی ہے زیادہ کریں گو زیادتی فی نفسہ، بجائے خود اپنی ذات سے مستحب ہووے یا مباح یہ بھی بدعات سے ہے جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایت ترمذی باب العطاس میں آیا ہے کہ عن نافع عن رجال الخ الحدیث رواہ الترمذی یعنی روایت ہے امام نافع سے جو شاگرد ہیں عبد اللہ بن عمر جلیل الشان صحابی رضی اللہ عنہما کے، وہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک کر یہ الفاظ پڑھے کہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ابن عمر نے اس پر انکار فرمایا اور کہا کہ کیا میں یہ کلمات پڑھوں گا کہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ اور حالانکہ ہم کو نہیں سکھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ اس شفیق امت نے سکھلایا ہم کو کہ کہا کریں ہم وقت چھینکنے کے الحمد للہ علی کل حال۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ پس مقام غور کا ہے کہ کلمۂ والسلام علی رسول اللہ حالانکہ فی نفسہ منجملہ مستحبات مقصودہ کے اور اعمال ذی فضیلت سے تھا لیکن چونکہ چھینکنے کے وظیفہ پر یہ کلمات زائد کہے گئے۔ اس واسطے عبد اللہ

ابن عمر نے اس پر انکار فرمایا پس ثابت ہوا کہ مجلس مولود کو جیسا کہ اس
زمانے میں اس ہیئۃ کذائیہ مشہورہ کی ساتھ مروج ہے یعنی حاضر کرنا شیرینی
اور طرح طرح کے افعال کا مرتکب ہونا جیسے فرش فروش قالین وغیرہ اور
چراغ اور قندیل فانوس وغیرہ سامان روشنی زائد علی الحاجۃ اور مجتمع ہونا اور
خلط ملط ہونا چھوٹوں بڑوں کا بلکہ عورتوں اور مردوں لڑکوں کا اور پڑھنا
اشعار کا راگنی میں اور پڑھنا روایتوں موضوعہ کا جو بالکل بے اصل ہیں اور
بے دین طالب الدنیا لوگوں نے روپیہ کمانے کے واسطے اُن کو گھڑ کر عوام
الناس کے تسخیر کرنے کے لئے اپنی بات کو چکنی چپڑی کرنا چاہا اور مبالغہ
کر کے زور سے پڑھنا صلوٰۃ و تسلیم کا اور ہر ایک کس و ناکس کو اس میں بلانا
خواہ وہ لوگ لباس اور پہناوے بُرے خلاف شرع کے پہنے ہوئے ہوں اور
خواہ ڈاڑھی منڈواتے ہُوئے ہوں اس بات کا کچھ خیال نہ کرنا اور عجب ہے
اور پھر عجب ہے کہ باوجود ان باتوں خلاف شرع کے اس مجلس کو مجلس رسولؐ
کہنا اور اس کا یہی نام رکھنا بلکہ اس مجلس کو محل نزول رُوح پُر فتوح حضرت
علیہ السّلام کا سمجھنا پس ایسی مجلس مولود جو مشابہ ہے حرکات نالائق رافضیوں
فاسقوں کے کہ مثل بنانے روضہ و قبہ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ
عنہما کے ہے کہ وہ اس کو جائے نزول ارواح امامین مرحومین کا تصور کرتے
ہیں بعینہٖ زیارت حضرات حسنینؓ کے قرار دینے میں اور مثل مرثیہ خوانوں

کے جوابی اور اسلامی مقرر کرنا ایسے مجلس مولود کو حقیقت میں اس کو مجلس شیطان
کہنا چاہیئے بالکل بعید طریقۂ سُنّت بلند سے ہے اور شیطان کے دھوکہ اور
کید و مکر میں فریب کھانا ہے لیکن ذکر خالص احوال برکت اشتمال اس حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو موافق شرع شریف کے ہو اور دُرود بھیجنا رُوح
پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بیان کرنا اور معلوم کرنا صفات اور کمالات
آں سرور کائنات علیہ التحیات کا موجب کثرت و برکت اور زیادتی رحمت
کا اور باعث زیادتی نیکیوں دوجہان کا اور دینے والا بلندی درجات کا ممکن
کا ہے کہ نصیب کرے اللہ ہم کو اور کل مومنین کو برکت سے سردار رسولوں
کے کہ درود ہو جیو اللہ کا ان پر اور سلامتی اور ان کے آل اولاد اور دوستوں
پر اور سب پر آمین یا اللہ دُعا کو قبول فرما اور باقی رہا قیام کہ بیان پیدائش کے
وقت کیا جاتا ہے سو اس کا ثبوت زمانہ میں صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
اور اماموں مجتہدین کے بالکل نہیں ہُوا ہے اور بلکہ اس سرور مخلوقات کی
خود حیات میں صحابہ آپ کے لئے قیام نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ کو اُن کا
کھڑا ہونا بُرا لگتا تھا اور ایسے تکلفات کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے جیسا کہ
ترمذی مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۱۲ میں وارد ہے عن انس رضی اللہ عنہ
قال لم یکن الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسُول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب اور دوست نہ تھا۔ باوجود اس کے جب حضرت کو

دیکھتے تو قیام نہ کرتے کیونکہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند اور مکروہ فرماتے ہیں۔ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور بعد وفات آنحضرت کے پایا جانا قیام کا بوقت بیان پیدائش شریف کے قرون ثلثہ میں ثابت نہیں ہے پس قیام کرنا وقت ذکر پیدائش کے ایک امر جدید ہے اور جس کی کچھ اصل نہیں سیرت شامی میں آیا ہے کہ اکثر دوستوں کی عادت جاری ہو گئی ہے کہ جس وقت وہ ذکر پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتے ہیں تو آپ کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں اور حالانکہ یہ قیام بدعت ہے کہ جس کی کچھ اصل نہیں ہے (انتہی) اور یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو لوگ قیام کرتے ہیں وہ واسطے تعظیم سید الانام علیہ السلام کے نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک لوازمات مجلس معلوم مذکورہ محدثہ سے اور اس کے اشعار سے ہے۔ اس واسطے کہ اگر وہ لوگ صرف واسطے تعظیم آنحضرت کے کرتے تو موقوف وقت بیان ولادت پر نہ ہوتا بلکہ جب ذکر آپ کے تشریف لانے کا مسجد میں یا کسی مجلس میں یا ذکر تشریف آوری آنحضرت کا سفر جہاد و حج وغیرہ مقامات سے آتا تو ضرور قیام کرتے اس واسطے کہ زمانہ نبوت کا زمانہ ولادت سے زیادہ افضل تھا علاوہ اس کے قیام مطلقاً پیدائش کے ذکر کے وقت کوئی نہیں کرتا بلکہ مقید کر رکھا ہے اس کو ایسی مجلس کے ساتھ کہ جس کو مولود کی مجلس کہتے ہیں اور لوازمات اور ہیئت مجلس کی اس میں رعایت

اور ملحوظ رکھتے ہیں اس وقت اس قیام کو ضروری جان کر کرتے ہیں ورنہ نہیں دیکھو اگر کوئی واعظ منبر پر بیٹھ کر درمیان مجلس وعظ کے، ذکر پیدائش شریف کا بیان کرنے لگے تو کسی سننے والے کو قیام کا خیال تک بھی نہیں گزرتا چہ جائیکہ خود قیام پس اسی تجربہ سے ظاہر اور اسی عملدرآمد سے معلوم ہوا کہ قیام واسطے اعظام و تعظیم خیر الانام کے نہیں ہے بلکہ صرف شعاروں اور لوازم مجلس سے ہے اور اہتمام اور تیاری مجلس کی جماعت نماز کی تیاری اور اہتمام سے زیادہ سمجھتے ہیں بلکہ نماز جماعت کو تو کیا بعض آدمی خود نفس نماز کو چھوڑ دیتے ہیں مگر نہ چھوڑیں تو اس مجلس کے آنے کو نہ چھوڑیں اور اس میں حاضر ہونے کو واجب اور لازم نماز سے زیادہ جانتے ہیں اور یہ سب باتیں نفس کی خواہشوں سے سرزد ہوتی ہیں الاماشاءاللہ اور حاضر ہونا لڑکوں کا اور عورتوں کا اور فاسقوں اچھوڑنے والے نماز روزہ کا اور تماشاگاہ بنانا اس مجلس کو بوجہ کثرت قندیلوں وغیرہ سامان روشنی اور فرشوں نفیس اور گلدستوں عجیب کے اور پڑھنے والے خوش آواز کو تلاش کرنا گو وہ مرد لڑکا بے ریش حسین ہو اور غزلوں اور شعروں کا راگنی اور نغمہ میں پڑھنا پس ایسی مجلس زمانہ میں صحابہ اور تابعین اور اماموں، مجتہدین کے کبھی نہیں پائی گئی ہے۔ حاشا و کلا ہرگز نہیں بالکل نہیں ، بلکہ ایسی مجلسوں پر صادق آتی ہے یہ آیت فرقانی کہ اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ

لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یعنی جن لوگوں نے بنالیا اپنا دین کھیل اور کود کو اور دھوکا دیا اُن کو زندگانی دُنیا نے پس یہ آیت ایسی ہی مجلسوں کے حق میں ہے پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی رحمت کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے عملوں کی بدیوں سے یا اللہ کر دے داخل ہم کو فرقہ توابین میں کہ جو گناہوں سے دور ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سُبحانہٗ کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور داخل کر ہم کو جماعت متطہرین میں کہ جو پاک صاف ظاہر و باطن رہتے ہیں کہ جن پر نہ خوف ہے اور نہ وُہ لوگ قیامت کو رنج کریں گے بحرمت نبی محمد بزرگ کے اور آل ان کے امجد کے اے اللہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو ہر چیز پہ قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو بات حق ہے اس کو حق دکھلا اور جو باطل ہے اس کو باطل دکھلا آمین قبول فرما اس عرض کو۔ حررہ احمد علی سہارنپوری

یعنی یہ جواب حضرات مولانا احمد علی صاحب محدث نے ارقام فرمایا ہے۔ واہ سبحان اللہ کیا اچھا جواب مولانا مجیب لبیب نے عنایت الٰہی سے دیا ہے اور اللہ ہی کے واسطے اس کی بھلائی ہے فی الحقیقت خوب کوشش کی اس بات میں کہ جو بات حق تھی اور اصل اس کی پائی جاتی تھی تو حق کہا اُس کو اور ثابت کیا بعضے ذکر ولادت سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے طریقہ سے جو علماء ربانیین کے نزدیک مختار

اور پسندیدہ ہے اس کا ثبوت کیا اور جو بات ناحق اور باطل اور محض گھڑی ہوئی بے اصل تھی اور نہ اُس کا وجُود قرون ثلاثہ مشہودہ بالخیر میں تھا اور نہ اس کے ثبوت کی کوئی دلیل تھی اس کو بالکل رد اور باطل کر کے جڑ سے اکھاڑ دیا کہ وُہ قیام کرنا حاضرین کا ہے نزدیک ذکر ولادت شریف کے ہیئۃ مخصُوصہ کے ساتھ کر پڑھنے والے کا کھڑا ہونا اور اس کا ایک اُونچی جگہ منبر پر ہو کر اشعار کا راگنی میں پڑھنا اور سوائے اس کے مفسدات ہے جو کہ اس میں مقرر ہیں ان کا بجا لانا، مولانا نے اُن کو بالکل رد کر دیا اور مثل نصف النہار کے بدیہی البطلان اس کو کر دیا۔ محمد یعقوب علی عفی عنہ

اللہ ہی کے واسطے ہے بھلائی اس امام ہمام عالم دانا پیشوا بڑے کی کہ انہوں نے بیان میں ذکر ولادت سید الانام علیہ وعلی آلہ واصحابہ التحیۃ والسلام کے اور بیان میں قیام کرنے کے خاص ذکر ولادت شریفہ کے کیا عمدہ تقریر انیق اور بیان رشیق فرمایا ہے کہ جس کے پاس بھی باطل کو گنجائش نہیں ہوتا اور میں امید رکھتا ہوں اللہ کی ذات پاک سے کہ وُہ مولانا مجیب کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اپنے پاس سے عنایت فرما دے گا، اور میں بندہ اللہ کا مسکین غلام مصطفےٰ بجنور کا رہنے والا ہوں اللہ تعالیٰ میری لغزشوں اور برائیوں کو معاف فرماتے۔ غلام مصطفےٰ عفی عنہ

اس جواب سے آواز صواب کی آرہی ہے اور لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلا رہا ہے اور افراط و تفریط کے دروازے بند کر رہا ہے اور روزن اور رستے مکر اور مغالطوں کے بند کر رہا ہے اور پھر کس طرح نہ ہو حالانکہ مجیب مصیب اس کا اپنے زمانہ کا جلیل ہے اور اپنے وقت کا نبیل علم والا اور محدث ذی شان ہے کہ نہ اُس کا کوئی مثل ہے اور نہ کوئی عدیل خاص کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے واسطے رواج دینے حدیثوں اس رسول کے کہ جس کو مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے طرف خلق کے ساتھ دلیل واضح اور برہان روشن کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندہ گنہگار ضعیف اپنے پروردگار قوی کی رحمت کا محتاج ہوں۔ محمد ابراہیم

حنفی مذہب بریلی کا رہنے والا ہوں اصحاب المجیب مجیب نے ٹھیک جواب دیا سچا۔ محمد امیر باز خاں واعظ جامع مسجد سہارنپور

استفتاء

یہ استفتاء کہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے درباب عدم جواز مجلس میلاد شریف کے کیا گیا اس کی نقل بعینہ مع سوال کے کی جاتی ہے۔

سوال

مجلس مولود شریف میں ذکر پیدائش حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعظیماً کھڑے ہونے کا رواج جو اس وقت میں ہو رہا ہے اس کھڑے ہونے کا واجب سمجھنا درست ہے یا نہیں اور اگر واجب نہیں ہے تو واجب کا فتویٰ دینے والا گنہگار ہے یا نہیں اور اگر گنہگار ہے تو کس درجہ کا ہے ؛

الجواب

وقت ذکر میلاد کے کھڑا ہونا قرون ثلثہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا جبکہ جناب فخر علیہ السلام کے سیر اور حالات اور ذکر حالات ان قرون میں بطریق وعظ و تدریس و تذاکرہ و تحدیث ہزار ہا بار ہوتا تھا مگر کسی روایت میں ثابت نہیں ہوا کہ بوقت ذکر ولادت کوئی کبھی کھڑا ہوا ہو یا کہیں فخر عالم علیہ السلام نے اس کا استحباب یا ادب کچھ کسی طرح ارشاد فرمایا ہو یہ بات کہ خود جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے کوئی کھڑا ہوا خارج بحث ہے اور اس کا قیاس اس پر محض جہالت ہے اور کلام اس میں ہے کہ آپ کے ذکر ولادت پر جیسا معمول نہاد زمانہ کا ہے کہیں ثابت ہووے سو یہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا پس اولاً تو یہی حجت اس کی بدعت غیر اصل ہونے کو کافی ہے اور جیسا اس پر اس قدر غلو ہووے کہ عوام جہال اس کو واجب جاننے لگیں اور تارک پر ملامت کریں تو خواہ مخواہ منکر اور بدعت سیئہ ہو

جاوے گا یہ تو ایک امر محدث ہے اگر کسی امر ثابت جائز کو بھی عوام واجب سمجھنے لگیں وہ بھی ناجائز منکر ہو جاتا ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوٰۃ یری ان حقا علیہ ان لاینصرف الا عن یمینہ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیراً ینصرف عن یسارہ متفق علیہ وقال العلی القاری فی شرح ہذا الحدیث من اصر علی امر مندوب وجعلہ عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعۃ و منکر انتہی۔ اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔ وما یفعل عقیب الصلوٰۃ مکروہ لان الجہال یعتقد و نہا سنتہ وواجبہ وکل مباح یودی الیہ فمکروہ انتہی۔



پس اولاً تو یہی ثابت ہو چکا کہ اس قیام کا ثبوت ہی کہیں احادیث و آثار سے قولاً فعلاً تقریراً ہرگز کہیں نہیں ہو سکتا تو یہ امر خود محدث ہے ثانیاً اگر فرضاً کچھ ہو بھی جاوے تو واجب سنت مستحب تو کسی طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ واجب وہ عمل ہے کہ نص قطعی الثبوت ظنی الدلالۃ یا ظنی الثبوت قطعی الدلالۃ سے ثابت ہووے اور یہاں قیام کے باب میں کوئی نص ہی نہیں نہ قوی نہ ضعیف اور سنت اس حکم کو کہتے ہیں کہ مواظبت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا خلفاء راشدین کی اُسپر ثابت ہووے اور قیام کے باب میں جب کچھ ثبوت ہی نہیں اور فعل اس کا ایک بار بھی ثابت نہیں تو سنت کیا مستحب و مندوب بھی نہیں ہو سکتا نہایت الامرٗ اگر کوئی عرق ریزی کرے تو جواز اباحت تک نوبت آوے گی مگر مباح کو سنت واجب جاننے سے پھر بدعت و منکر ہوجاوے گا جیسا کہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ اور روایت عالمگیریہ سے واضح ہوگیا بہرحال اس قیام کو واجب کہنا حرام ہے اور کہنے والا فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے۔ کیونکہ جس فعل کو شارع منع فرماوے وہ اس کو واجب کہتا ہے تو محض مخالفت شریعت غراکی ہوئی۔ قال اللہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساءت مصیراً (ترجمہ) جو شخص مخالفت کرے رسول کی بعد ظاہر ہونے ہدایت کے اور تابع ہو غیر راہ سب مومنین کے حوالے کریں گے اس کے جس کو اس نے لیا اور داخل کریں گے ہم اس کو جہنم میں اور وہ بُرے ٹھکانے پہنچا۔ الحاصل قیام وقت ذکر ولادت کے یا یہ وجہ ہے کہ یہ لوگ کسی روایت موضوعہ کو سند جواز کرتے ہیں یا کسی قول یا فعل کسی بزرگ سے متمسک ہوتے ہیں سو معلوم ہو چکا کہ موضوعات اور اقوال و افعال بزرگان سے مذہب

جواز ثابت نہیں ہوتا جب تک کوئی دلیل شرعی نہ ہووے تو ایسی صورت میں ہرگز مذہب وغیرہ کا ثبوت نہیں اور جو بزعم خود وہ ثابت جان رہے ہیں تو تاہم درصورت واجب و مؤکد جاننے کے بدعت ہو جاوے گا یا یہ وجہ ہے کہ رُوح پاک علیہ السّلام کے جو عالم ارواح سے عالم شہادت میں تشریف لائے اس کی تعظیم و قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے کیونکہ اس وجہ میں قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریفہ کے ہونا چاہیئے اب ہر روز کونسی وُلادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادۂ ولادت تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال مناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپؐ کی ولادت کا ٹھہرا اور یہ خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کو یہاں کوئی قید نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں اور اس امر کے شرع میں کہیں نظیر نہیں کہ کوئی امر فرضی ٹھہرا کر حقیقت کا معاملہ اس کے ساتھ کیا جاوے بلکہ یہ شرع میں حرام ہے لہٰذا اس وجہ سے قیام حرام ہُوا اور موجب تشابہ کفار و فساق کا ٹھہرا یا یہ وجہ ہے کہ ان مبتدعین کے زعم فاسد میں رُوح پر فتوح علیہ الصلوٰۃ کی اس مجلس پُر شرار محل معاصی اور غیر مشروعات اور مجمع فساق و فجار و محضر بدعات و شرور میں تشریف لاتی ہیں معاذ اللہ تو اگر یہ عقیدہ ہے کہ آپؐ عالم غیب

ہیں تو یہ عقیدہ خود شرک ہے قرآن میں ہے۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو الخ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء الخ اللہ ہی کے پاس ہیں کنجیں غیب کی سوائے اُس کے ان کو کوئی نہیں جانتا الخ اور اگر میں جانتا غیب کو تو بہت کچھ ذخیرہ خیر کا کر لیتا اور بُرائی مجھ کو نہ چھُوتی الخ

پس باین عقیدہ قیام کرنا خود شرک ہو گیا اور جو عالم غیب نہیں کہتے مگر دوسری دلیل وجہ تشریف آوری کی ہے تو خوب سمجھ لو کہ باب عقائد میں نص قطعی واجب ہے احاد و ظنیات سے امر عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ ضعاف و موضوعات سے تو باب تشریف آوری میں کونسی روایت قطعی ہے جس پر یہ عقیدہ کیا جاوے تو بس یہ عقیدہ محض اتباع ہوا و کید شیطان ہے ایسی صورت میں یہ قیام باین زعم گناہ کبیرہ ہوگا۔
الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق۔ تیسری صورت میں کفر و شرک۔ چوتھی صورت میں اتباع ہوا و کبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے مشروع و جائز نہیں پھر اس کو واجب کہنا صریح مخالفت شارع کی کر کے کافر و فاسق ہونا ہے۔ نجانا اللہ تعالیٰ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، اور ضمن تقریر سے اہل فہم کو یہ بھی واضح ہو گیا کہ خود یہ مجلس میلاد ہمارے زمانے کی منکر و بدعت ہے اور شرعاً کوئی صورت

جواز اس کی نہیں ہو سکتی۔ واللہ الھادی الی سبیل الرشاد فقط کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ابو مسعود رشید احمد۔

الجواب صحیح
محمد حسن ۱۲۸۸

الجواب صحیح
محمد علی رضا عفی عنہ

الجواب صحیح والمجیب مثیب
محمد اسماعیل عفی عنہ گنگوہی

الجواب صحیح
امیر حسن عفی عنہ گنگوہی

الجواب صحیح ثابت موافق باشرع
عنایت الٰہی عفی عنہ سہارنپوری

الجواب صحیح، حق بلاریب کانہ سیف قاطع عنق المبتدعین والمتعصبین
احمد علی

حاشیہ :-

چنانچہ شیخ عمر ابن محمد نے ۶۰۴ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں اولاً ایجاد کیا اور ابتدا اس عمل منکر کی اس سے ہی ہوئی پھر چند عالموں طالب الدنیا اور چند امیروں بدعت دوست نے اس شخص مذکور کا اس امر میں اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور سب میں بڑا ان امیروں میں مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابو سعید کوکری تھا جیسا کہ امام احمد بن محمد بن بصری مالکی نے کتاب قول معتمد میں و محصلہٗ اخذا اتفق علماء المذاھب الاربعۃ علیٰ ذم العمل بہ فمن یذمہ العلامۃ معزالدین حسن الخوارزمی قال فی تاریخہ ان صاحب اربل الملک المظفر

ابو سعید الکوکری کان ملکا مسرفا یأمر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطھم واجتھادھم وان لا یتبعوا لمذھب غیرھم حتی مالت الیہ جماعۃ من علماء وطائفۃ من الفضلاء تحفل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول وھو اول من احدث من الملوک ھذا العمل وقال ابوالحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی فی کتابہ جامع المسائل ان عمل المولد لم ینقل من السلف الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثۃ فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما اھمل السلف لانہ یکفی بھم الاتباع فای حاجۃ لنا الی الابتداع ۔

(ترجمہ) اور باوجود اس کے چاروں مذہب کے عالموں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہ عمل مولود کا بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ ان علماء کے ایک بہت بڑے عالم علامہ زمان معزالدین حسن خوارزمی ہیں وہ اپنی کتاب تاریخ میں فرماتے ہیں کہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابو سعید کوکری ایک بادشاہ مسرف تھا اپنے وقت کے علماء کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نہ کرو پس یہاں تک اس کا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالموں کا اور ایک جماعت فاضلوں کی اس طرف متوجہ ہوگئی اور یہ بادشاہ مجلس مولود ربیع الاول کے مہینے میں کیا کرتا تھا اور اول اسی بادشاہ نے بادشاہوں میں سے اس

عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا اور کہا امام ابوالحسن علی ابن الفضل مقدسی مالکی نے اپنی کتاب جامع المسائل میں کہ عمل مولود کا نہیں منقول ہے سلف صالح میں سے بلکہ بعد قرون ثلثہ کے بُرے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہے اس میں ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے کیونکہ ہم کو اگلے لوگوں کا اتباع کافی و وافی ہے پس کیا حاجت ہے ہم کو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اس پر عمل کرنے کی ۱۲۔

ابو ایوب غفر اللہ الذنوب

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مولود خوانی و مدح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہیئت سے کہ جس مجلس میں امردان خوش الحان خوانندہ ہوں و زیب و زینت و شیرینی و روشنی ہائے کثیرہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اشعار میں مخاطب حاضر ہوں جائز ہے یا نہیں اور قیام وقت ذکر ولادت صلعم کے جائز ہے یا نہیں اور حاضر ہونا مفتیان کا ایسی مجلس میں جائز ہے یا نہیں اور نیز بروز عیدین و پنجشنبہ وغیرہ کے آب و طعام سامنے رکھ کر اس پہ فاتحہ وغیرہ ہاتھ اٹھا کر پڑھنا اور ثواب اس کا اموات کو پہنچانا جائز ہے یا نہیں اور نیز بروز سوم میت کے لوگوں کو جمع کر کے قرآن خوانی و کلمہ طیبہ چنوں گٹھلیوں پہ

معہ پنج آیت کے و شیرینی تقسیم کرنا بحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہے یا نہیں؟

جواب

انعقاد محفل میلاد اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلعم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے علی ہذا القیاس بروز عیدین وغیرہن و پنجشنبہ وغیرہ میں فاتحہ مرسومہ ہاتھ اٹھا کر پایا نہیں گیا البتہ نیابتہً عن المیت بغیر تخصیص ان امور مرقومہ سب ال کے لئے مساکین و فقراء کو دے کر ثواب پہنچانا اور دعا و استغفار کرنے میں امید منفعت ہے اور ایسا ہی حال سوم، دہم، چہلم وغیرہ اور پنج آیت اور چنوں اور شیرینی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے ہے۔ خلاصہ یہ کہ بدعات مخترعات ناپسند شرعیہ ہیں حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ زشرف سید کونین شد بہ طفیل نبی، الٰہی بخش ۱۲۹۲

محمد محمود مدرس اوّل دیوبند ۱۲۹۶		
الجواب صحیح کتبہ محمد احسن صدیقی ۱۲۹۳	شریف حسین دہلوی، محمد احمد سید	
ابو الحامد	الجواب صحیح محمد محمود دیوبندی عفی عنہ محمد یعقوب ۱۲۹۰	
محمد عبد الحمید ۱۲۹۳	اصاب المجیب احمد حسن عفی عنہ	ھذہ المسئلۃ
صحیح و منکرہ فضیح۔ محمد مراد عفی عنہ جوابات سب صحیح ہیں۔		

قال رسول اللہ صلعم کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی

النّاظر حسن علی عفی عنہ الجواب ھذہ المسئلہ صحیحۃ۔ کتبہٗ الفقیر محمد عبدالخالق دیوبندی عفی عنہ۔

اصاب من اجاب ناظر حسن عفی عنہ دیوبند ہے۔ ایں مسائل حق اند نزد فقیر محمد موسیٰ الجواب صحیح محمد ابوالحسن عفی عنہ۔ حضرتؐ کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ جہاں مولود پڑھا جاتا ہے وہاں تشریف لاتے ہیں شرک ہے ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے اللہ سبحانہ نے اپنی صفت دوسرے کو عطا نہیں فرمائی واللہ اعلم عبدالجبار عمرپوری عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ

ایسی مجلس ناجائز ہے اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے اور خطاب جناب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا اگر حاضر و ناظر جان کر کرے کفر ہے ایسی محفل میں جانا اور شریک ہونا جائز نہیں اور فاتحہ بھی خلاف سنّت اور سیوم بھی کہ یہ سب ہنود کی رسوم ہیں البتہ ثواب پہنچانا اموات کو بلا قید روا ہے اس کا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

البتہ یہ امور شرع سے ثابت نہیں ہوتے۔ احمد حسن عفی عنہ مدرس ثانی سہارنپور۔ بعد الحمد والصلوٰۃ کے ہویدا ہو کہ التزام مجلس میلاد بلا قیام و روشنی و تقاسیم شیرینی و قیودات لایعنی کی ضلالت سے خالی نہیں ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ سوم و فاتحہ بر طعام کہ قرون ثلثہ میں نہیں پائی گئی چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ قال الطیبی فیہ من اصر

على امر مندوب وجعل عزماً ولم يعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشيطان من اضلال فكيف من اصر على بدعة او منكر هذا محل تذكر الذين يصرون على الاجتماع فى اليوم الثالث للميت ويرونه ارجح من الحضور للجماعة ونحوه ۔

پس ایسے مقامات میں آنقیا کیا عوام مومنین کو بھی شامل ہونا جائز نہیں ہے ان امور کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ محمد امیر باز خاں۔ اور اس کا ثبوت احادیث سے واضح ہے۔ عزیز حسن عفی عنہ، امور مذکورہ میں شامل ہونا ناجائز ہے کیونکہ یہ امور منکرات سے ہیں مشتاق احمد

نقل عبارت فتویٰ مجلس مولود مع مواہیر علماء دہلی

یہ مجلس جو متعارف ان شہروں میں ہے بدعت اور مکروہ ہے اس لئے کہ کوئی دلیل دلائل شرعیہ یعنی کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع امت سے اس کے ثبوت پر قائم نہیں ہے اور جو امر ایسا ہو وہ بدعت سیئہ اور نامشروع ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ بدعت سیئہ اور غیر مشروع کا مکروہ ہے۔

قال ابن الحاج فى المدخل ومن جملة ما احدثوه من البدع مع اعتقادهم ان ذالك من اكبر العبادات واظهار

الشعائر مایفعلونه فی شهر الربیع الاوّل من المولود قد احتوی ذلك علی بدع و محرمات انتهی وقال تاج الدین الفاکهانی فی رسالة لا اعلم لهذا المولد اصلاً فی کتاب ولا سنة ولا ینقل عمله من احد من العلماء الائمة الذین هم القدوة فی الدین المتمسکون بآثار المتقدمین بل هو بدعة احدثها البطالون شهوة نفس اعتنی بها الآکلون۔ انتہی (ترجمہ) کہا امام ابو عبداللہ بن الحاج نے بیچ کتاب مدخل کے منجملہ ان بدعتوں کے جن کو لوگ اپنی طرف سے ایجاد کرتے ہیں اور باوجود اس کے ان کو بہت بڑی عبادت اور رسوم اسلام کی سمجھتے ہیں ایک یہ ہے کہ ماہ ربیع الاوّل میں مجلس مولود شریف کی کرتے ہیں اور حالانکہ یہ کتنی ہی بدعتوں اور حرام باتوں کو شامل ہے ختم ہوا کلام ابن حاج کا اور کہا امام الائمہ شمس الائمہ امام تاج الدین فاکہانی نے اپنے رسالہ میں کہ نہیں جانتا میں اس مجلس مولود کی کچھ اصل کتاب اور سنت میں اور نہیں نقل کیا گیا کرنا اس کا کسی سے علماء امت میں سے جو پیشوا ہے دین اور چنگل مارنے والے ہیں ساتھ آثار اگلوں کے، بلکہ یہ بدعت ہے ایجاد کیا اس کو بے ہودہ لوگوں نے اور خواہش نفسانی ہے کہ ارادہ کیا اس کا شکم گدوں، پیٹ کے کتوں، بہت کھانے والوں نے نعوذ باللہ

ہیں، پس کان لگا کر سن لے اس حکم کو اور مان لے اس کو یہی حق ہے بیشک اور منکر اس کے بدعت ہونے کا البتہ گمراہوں میں سے اور ہم بھی اس کے بدعت ہونے پر گواہ ہیں۔ العبد اور نام مجھ کمترین ثقلین کا محمد حسین ہے رہنے والا بٹالہ ملک پنجاب کا ہوں۔ فقط

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، اگر کوئی امام مسجد عرس میلہ میں جاتا ہے اور راگ مزامیر سنتا ہو اور اس کو اچھا بھی کہتا ہو تو ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں اور جو شخص راگ وغیرہ کو سنتا ہے مگر اس کو اچھا نہیں سمجھتا تو ایسے شخص کو امام مسجد بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرع محمدی میں جائز ہے یا نہیں بیّنوا و توجروا۔

الجواب

یہ خود ظاہر ہے کہ عرس کرنا اور عرس میں جانا درست نہیں قاضی ثناء اللہ صاحبؒ نے تفسیر مظہری میں عرس کو منع لکھا ہے۔ لایجوز ما یفعله الجہال بقبور الاولیاء والشہداء من السجود والطواف و اتخاذ السرج والمساجد الیہا ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد ویسمونه عرس۔ اور مزامیر کا سننا بھی ممنوع ہے حرمت مزامیر کتب احادیث و فقہ قرآن شریف سے ثابت ہے اور یہ مجمع فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص ایسے

مجمع میں شریک ہووے گا وہ فاسق ان جیسا ہووے گا گو وہ مرتکب ان افعال کا نہ ہو مگر مکثر اور مصداق لقولہ علیہ السلام من کثر سواد قوم فھو منھم کا بنے گا پس ایسے شخص کو امام بنانا نہیں چاہیئے کہ صالح آدمی کو امام مقرر کرنا چاہیئے واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ القوی پیر محمد پیٹھاپوری عفی عنہ اصد شکر کہ من پیر محمد دارم ۱۲۹۹- الجواب صحیح رشید احمد گنگوہی الجواب صحیح عنایت الٰہی مدرس سہارنپور۔ الجواب صحیح اور مناہی عرس وسیلہ کی اور جو چیزیں اس کے اندر ہوئی ہیں ان کی ممانعت احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ فرمایا لا تجعلوا قبوری عیدا۔ کہا صاحب مجمع اور طیبی نے معنے اس کے یہ ہیں کہ مت بناؤ زیارت قبر میری کو عید یعنی مت جمع ہو تم میری قبر کی زیارت کے لئے ایسے اہتمام سے کہ جیسے تم عید کے لئے جمع ہوتے ہو کیونکہ وہ دن کھیل خوشی اور زینت کا ہے اور حال زیارت کا خلاف اس کے ہے یعنی زیارت میں چاہیئے کہ رنج اور عاجزی اور خوف خدا ہو نہ کہ خوشی و زینت ہو کیونکہ یہ عادت تھی اہل کتاب کی سو اسی سبب سے ہو گئے وہ سخت دل اور یہی عادت ہے بت پرستوں کی یہاں تک کہ انہوں نے پوجا مردوں کو انتہی اور فرمایا لعن اللہ زائرات القبور و المتخذین علیہا السرج و المساجد یعنی اللہ کی لعنت ہے زیارت کرنے والیوں عورتوں پر اور ان لوگوں پر جو رکھتے ہیں قبروں پہ چراغ اور کرتے ہیں ان کو سجدہ، اور حضرت

مجدد علیہ الرحمۃ نے مکتوب دوصد وشصت جلد اوّل اپنے مکتوبات میں لکھا ہے۔ وحکی عن ابی نصیر الدبوسی عن القاضی ظہیر الدین الخوارزمی من سمع الغناء ومن المغنی وغیرہ او رأی فعلا من الحرام فیحسن ذلک باعتقاد او بغیر اعتقاد یصیر مرتدا فی الحال بناء علی انہ ابطل حکم الشریعۃ ومن ابطل حکم الشریعۃ فلا یکون مومنا عند کل مجتہد ولا یقبل اللہ تعالی طاعتہ واحبط اللہ کل حسناتہ یعنی حکایت کی گئی ہے ابونصیر دبوسی سے اُنھوں نے قاضی ظہیر الدین خوارزمی سے کہا جس نے سنا راگ ڈوم یا کسی مجرد عطائی سے یا دیکھا کسی کار حرام کو پس اس راگ یا کار حرام کو اچھا کہتا ہے اعتقاد سے یا غیر اعتقاد سے۔ پس یہ شخص ہو جاوے گا مرتد اسی وقت، کیونکہ اس نے باطل کر دیا حکم شریعت کو وہ نہیں رہے گا مومن کسی مجتہد کے نزدیک اور نہیں قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کو اور مٹا دے گا ہر نیکی اس کی۔ انتہی۔ ترجمہ کلام امام ربانی پس اگر یہ شخص اس واہیات عرس و میلہ کو اچھا جانتا ہے تو اس کے ایمان ہی میں خلل ہے پھر نماز اس کے پیچھے کیسے جائز ہوگی واللہ اعلم کتبہ الضعیف محمد امیر باز خان واعظ جامع مسجد سہارنپور۔

الجواب حسن صحیح ناظر حسن عفی عنہ دیوبندی۔ والحق احق یتبع ثابت علی

جواب صحیح ہے | مشتاق احمد ۱۲۸۲ھ | - الجواب صحیح | محمد یعقوب النانوتوی عفی عنہ ۱۲۹۰ھ | - | الجواب صحیح محمد امیر باز خاں | - الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال | عبد الجبار عمر پوری |

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان دو مسئلوں میں مسئلہ اوّل یہ ہے کہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ جناب سید احمد مرحوم براہ خداوند کریم شہید ہو گئے تھے ان کو مردود کہنا و بے ایمان کافر کہنا مذہب جناب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں درست ہے یا نہیں اور اگر نادرست ہے تو مردود بے ایمان اور کافر کہنے والا گنہگار کس درجہ کا ہے۔

مسئلہ ثانی یہ ہے کہ جو کتاب تقویۃ الایمان کہ مشہور ہے اس میں آیات آلہی و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ترجمہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یا دیگر کسی عالم نے کیا ہے وہ کتاب اچھی سمجھ کر اپنے پاس رکھنے سے کافر ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب

جواب مسئلہ اولیٰ کا یہ ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عالم صالح، مفتی، بدعت کے قلع کرنے والے سنت کے جاری کرنے والے اور

قرآن وحدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے۔ تمام عمر اسی حال میں رہے اور آخر جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جس کا ظاہر حال ایسا ہووے وہ ولی اور شہید اور جنتی ہے حق تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاءۃ الا المتقون۔ (ترجمہ) نہیں اولیاء اللہ مگر متقی سو موافق اس آیت کریمہ کے مولوی صاحب ممدوح ولی ہوتے ہیں اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ کے وہ شہید جنتی ٹھہرے پس جو کوئی ایسا ہو کہ ساری عمر تقویٰ کے ساتھ رہے اور فی سبیل اللہ شہید ہوئے وہ قطعی اہل جنت ہے اور ولی وشہید ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مومن کو کافر کہنا خود کافر ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے من عادلی اولیائی فقد اذنتہ بالحرب۔ (ترجمہ) جس نے عداوت کی میرے ولی سے تو میں اس کو اطلاع کرتا ہوں اپنی لڑائی کرنے کی پس دیکھو خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والا کون ہوتا ہے بہر حال ایسے عالم مقبول کو مردود کافر کہنا سب ائمہ کے نزدیک قریب کفر کے ہے اور حق یہ ہے کہ مولوی صاحب سے اہل بدعت کو اس واسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو اکھاڑا اور بدعقیدوں کے بازار کو بے رونق کر دیا اس لئے سب وشتم کرتے ہیں جیسا روافض شیخین اور اہل سنت میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب اور اہل

تصنیف ردّ روافض کو لعن کرتے ہیں سو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو لعن
کرنے والے ملعون ہیں کہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی کسی کو لعن کرتا ہے اگر وہ محل
لعن نہیں تو کرنے والے پر لعنت اُلٹ کر آتی ہے اور معلوم ہو چکا ہے
کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مہبط رحمت الہٰی ہیں تو بالضرور لعنت کرنے
والے ان کے ملعون ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال دوم۔ کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے
اور ردّ شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کی بالکل کتاب اور
احادیث سے ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور
موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود یا کافر ہے یا فاسق
بدعتی ہے اگر اپنے جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی کو نہ سمجھے تو اس کا قصور
فہم ہے کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بڑے بڑے عالم اہل حق اس کو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی
گمراہ نے اس کو بُرا کہا تو وہ خود ضال اضل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح محمد حسن | الجواب صحیح | الکتبۃ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
الجواب صحیح | الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد اسمٰعیل گنگوہی عفی عنہ | محمد علی رضا عفی عنہ
الجواب صحیح ثابت موافق بالشرع عنایت الہٰی عفا عنہ سہارنپوری۔ | امیر حسن گنگوہی عفی عنہ
ھذا الجواب صحیح حق بلا ریب کانہ سیف قاطع المبتدعین والمتعصبین | احمد علی۔

عبارت فتویٰ مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی

مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبدالخالق مرحوم سے اور علماء سے جو سنا گیا وہ ایسا نہیں ہے کہ جو صفحۂ قرطاس اس کی تحریر کو وفا کرے حضرات کو ان کے اشتیاق میں یہی کہتے سناہے

دُہ صورتیں الٰہی کس ملک میں بستیاں ہیں — اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

اور اُن کے وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت اور ظاہر ہوتے ہیں۔

ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال خسران وضلال میں ہے ینبغی لہ ان یتوب ویدعوا ان یتوب اللہ علیہ۔ مہر عمدۃ الواعظین مولوی عبدالرب صاحب دہلوی [محمد عبدالرب] جو کوئی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وُہ خود کافر ہے اور مصداق ہے حدیث من عادلی ولیاً فقد بادرنی بالمحاربہ فقط [محمد اکبر علی صاحب] مہر عبدالقادر دہلوی [ابو القاسم وخلاق الخیر] مولوی اسمٰعیل صاحب کو کافر کہنے والے کا کفر رجوع کرتا ہے طرف اسی کی۔ (محمد عبدالحکیم ساکن عظیم آباد پٹنہ) مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہے حررہ (خادم حسین عفی عنہ ساکن اعظم گڈھ) مکفر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہے حررہ عبدالمقتدر۔ الی اللہ الہادی الاحد المدعو بہ بخشش احمد القاضی نوری عفی عنہ [بخشش احمد قاضی] مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر مردود ہے۔ تقویۃ الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث ہے حررہ محمد اسد علی متوطن اسلام آباد در اضلاع کلکتہ صدر [اسد علی] مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہے [راقم سید محمد ابراہیم غفر اللہ ساکن ہاپوڑ فقط]

واضح ہو کہ مجھ کو در باب کرنے میلاد شریف و قیام بوقت پیدائش آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تردد رہتا تھا آیا کرنا چاہیئے یا نہیں لیکن دیکھنے فتویٰ مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور تحریر ابوالحسن علی ابن الفضل مقدس مالکی کی سے کہ وہ اپنی کتاب جامع المسائل میں لکھتے ہیں کہ عمل مولود کا منقول نہیں ہے سلف کے صالحوں سے بلکہ بعد زمانہ قرون ثلٰثہ کے بڑے لوگوں کے زمانے میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے، کیونکہ ہم کو اگلے لوگوں کا اتباع کافی وافی ہے الخ اور لکھا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا بوقت استفسار مرزا حسام الدین در باب مولد شریف کے مکتوب ۲۲ و ۷۳ میں اگر فرضاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم دنیا میں زندہ ہوتے اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہیں نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار فرماتے پس دیکھنے تحریرات ان حضرات المتقدمین و متاخرین کی سے ثابت ہوا کہ یہ مجلس ایسی صورت پر جو جو تکلفات کئے جاتے ہیں اور اس میں قیام کو بھی بوقت بیان ولادت جائز رکھتے ہیں ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ بیشک بدعت ہے غرضیکہ جو کچھ تردد و شک مجھ کو تھا بالکل رفع ہو گیا اب کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہا ایسا ہی حال ہے رسوم سیوم و چہلم وغیرہ کا اور برا کہنا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید فی سبیل اللہ کو اور اُن کی کتاب کو گویا اپنی قبر میں انگار سے بھرنا ہے۔ فقط | مہر مولوی محمد ہاشم۔ |

بلاغ نـــ